45564 ـ كيا دو ماه كا حمل ساقط ہونے پرآنےوالا خون نفاس ہوگا ؟

سوال

ميں حاملہ تھی اوردو ماہ بعد حمل ساقط ہوگيالھذاميں نے ايک محترمہ سے اس كے بارہ ميں شرعى حكم پوچھا كہ آيا ميں رمضان كےروزے ركھ سكتى اورنماز ادا كرسكتى ہوں ، تواس كا جواب تھا جى ہاں آپ روزے ركھيں اورنماز بھى ادا كريں ، اس ليے كہ ابھى بچے ميں روح نہيں پھونكى گئي تھى ، لھذا اسے استحاضہ ہى شمار كيا جائے گا ، لھذا بالفعل ميں نے روزے بھى ركھے اورنمازيں بھى ادا كيں ۔
ليكن مجھے ايک اور ڈاكٹر نے بتايا كہ آپ كو روزوں كى قضاء كرنا ہوگي ، اب آپ بتائيں كہ صحيح حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سائلہ بہن آپ نے اس مسئلہ ميں جودو قول سنے ہيں اس كى وجہ اس مسئلہ ميں اختلاف ہے ، اس ليے اس ميں اہل علم كا صحيح قول يہى ہے كہ جب عورت متخلق يعنى وہ بچہ جس كى تخليق واضح ہوچكي ہو كا حمل ساقط كرے تو وہ نماز روزہ چھوڑے گي اوراسے نفاس كا خون شمار كيا جائے گا ۔

ليكن اگر وہ متخلق يعنى بچے كى شكل وصورت واضح نہ ہوئي ہو اوريہ حمل ساقط ہوجائے تو اسے نفاس شمار نہيں كيا جائے گابلكہ يہ خون فاسد ہوگا اورعورت نماز روزہ كى ادائيگي كرے گي ، كم از كم مدت جس ميں بچے كى تخليق اورشكل وصورت واضح ہوتى ہے وہ اكياسى (81) يوم ہيں ۔

اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوى كميٹى) كے علماء كرام كہتےہيں :

جب بچے كى تخليق ہوچكى ہواور اس كے اعضاء ہاتھ پاؤں اورسر وغيرہ واضح ہوچكے ہوں ، تواس حالت ميں خون آتا رہے توچاليس يوم تک خون آنے كى حالت ميں خاوند كے ليے بيوى سے جماع كرنا حرام ہے ، ليكن اگر چاليس يوم سے قبل ہى خون بند ہوجائے توبيوى كے غسل كے بعد اس سےجماع كرنا جائز ہے ۔

ليكن اگر بچے كے اعضاء ظاہر نہ ہوئے ہوں اوراس كى تخليق واضح نہيں ہوئي تواس حالت ميں حمل ساقط ہونے خاوند اپنى بيوى سے جماع كرسكتا ہے چاہے خون آتا بھى ہو كيونكہ يہ خون نفاس كا خون شمار نہيں ہوگا ، بلكہ يہ خون فاسد ہے اس حالت ميں وہ نماز بھى ادا كرے گي اورروزے بھى ركھے گى ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 422) ۔

اورشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

جب عورت ایسا حمل ساقط کرے جس میں انسان کی تخلیق واضح ہوچکی ہو اورسر پاؤں اورہاتھ وغیرہ واضح ہوچکے ہوں تواسے نفاس والی شمار کیا جائے گا ، اوراس کے احکام بھی نفاس والی عورت کے ہوں گے نہ تو وہ نمازادا کرے گي اورنہ ہی روزہ رکھے گي ، اورنہ ہی اپنے خاوند سے جماع کے لیے حلال ہے لیکن جب چالیس یوم مکمل ہوجائيں یا پھر اس سے قبل ہی پاک ہوجائے تواس پر غسل کرکے نماز ادا کرنی اورروزہ رکھنا واجب ہوگا ، اوراپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوجائے گی ۔۔۔

لیکن جب عورت کا ساقط کردہ صرف ایک گوشت کا لوتھڑا ہوجس میں شکل وصورت واضح نہ ہوئي ہو یا پھر جما ہوا خون ہو تواس صورت میں حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اسے نفاس کا حکم نہیں دیا جائے گا اورنہ ہی وہ حیض کے حکم میں ہوگا ۔

لھذا وہ عورت نمازبھی ادا کرے گي اورروزے بھی رکھے گی ، اوراپنے خاوند کے جماع کے لیے بھی حلال ہوگي ۔۔۔ اس لیے کہ وہ اہل علم کے ہاں استحاضہ کے حکم میں ہے ۔

دیکھیں : فتاوی الاسلامیۃ (1 / 243) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل علم کا کہنا ہے : اگرتوانسان کی شکل وصورت واضح ہوچکی ہو تواس حالت میں ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا ، جس میں عورت نہ تو نمازادا کرے گي اورنہ ہی روزہ رکھے گی ، اورخاوند بھی پاک صاف ہونے تک اس سے اجتناب کرے گا ۔

لیکن اگر ساقط ہونے میں تخلیق واضح نہ ہو تو اس حالت میں آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا بلکہ وہ خون فاسد ہے جس کی بنا پر نماز روزہ ترک نہیں کرے گی اورنہ ہی کچھ اور ۔

اہل علم کا کہنا ہے : بچے کی شکل وصورت واضح ہونے کی کم از کم مدت اکیاسی (81) یوم ہیں ۔۔۔۔

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (1 / 304 – 305)

واللہ اعلم .